

ہمارا کردار محض ترغیب تک ہی کیوں محدود ہے

تربیت اور تعلیم کے میدان میں سب سے اہم ادراک یہ ہے کہ: ہم دوسروں پر اثر انداز تو ہو سکتے ہیں، لیکن انہیں کنٹرول نہیں کر سکتے۔ چاہے وہ ہماری اپنی اولاد ہو یا ہمارے شاگرد، اگر ہم اپنے کردار کے ذریعے ان پر اثر انداز ہو رہے ہیں تو گویا ہم نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی۔ تبدیلی، سیکھنے یا ترقی کرنے کا اصل انتخاب صرف ان کا اپنا ہوتا ہے۔

یہ فرق ہمیں غیر حقیقی توقعات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر تبدیلی مکمل طور پر ہمارے ہاتھ میں ہوتی، تو کسی نبی کی اولاد کبھی گمراہ نہ ہوتی۔ مگر تاریخ ہمیں کچھ اور ہی بتاتی ہے۔ یہاں تک کہ عظیم ترین پیغمبروں جن کی زندگیاں سچائی کی عملی مثال تھیں کی اولاد نے بھی بعض اوقات ان کے راستے کی پیروی نہیں کی۔ یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہدایت دراصل اللہ کا ایک تحفہ ہے، جو وہ اپنی حکمت اور علم کے مطابق عطا کرتا ہے۔

یہ کیوں اہم ہے

بطور والدین یا اساتذہ، جب بچے نصیحت کو نظر انداز کرتے ہیں یا اقدار کی مزاحمت کرتے ہیں، تو دکھ ہونا فطری عمل ہے۔ لیکن ان کے انتخاب کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھانے کی کوشش کرنا نہ تو منصفانہ ہے اور نہ ہی ممکن۔ ہماری ذمہ داری بہترین اخلاق کا نمونہ پیش کرنا، مخلصانہ مشورہ دینا اور ایسا ماحول بنانا ہے جو ترقی کی حوصلہ افزائی کرے۔ اس سے آگے، ہمیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ ہر فرد کا اپنا ارادہ ہے، اور حقیقی تبدیلی صرف اللہ کے حکم سے آتی ہے۔

ایک ماں نے اپنا قصہ سنایا کہ کس طرح انہوں نے برسوں اپنے نوجوان بیٹے کو نماز کے بارے میں نصیحتیں کرنے میں گزار دیے۔ وہ جتنا اصرار کرتی، بیٹا اتنی ہی مزاحمت کرتا۔ آخر کار انہوں نے زبردستی کرنا چھوڑ دی اور اس کے بجائے خاموشی سے اپنی زندگی کو عمل کا نمونہ بنا لیا۔ نماز فجر کے لیے بیدار ہونا، تلخی کے وقت صبر کا مظاہرہ کرنا اور دل سے دعائیں مانگنا۔ برسوں بعد بیٹے نے اعتراف کیا کہ ان کی خاموش مستقل مزاجی ان کی تمام تر نصیحتوں سے کہیں زیادہ طاقتور ثابت ہوئی تھی۔

اثر انگیزی کی طاقت

اثر انگیزی کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ آپ کے بولنے، عمل کرنے یا خاموشی سے رد عمل دینے کا طریقہ ایک نقش چھوڑ جاتا ہے۔ وہ بچہ جو روزمرہ کی زندگی میں صبر کا نمونہ دیکھتا ہے، وہ ثابت قدمی سیکھ جاتا ہے۔ وہ طالب علم جو عملی زندگی میں دیانتداری کا مشاہدہ کرتا ہے، وہ کسی بھی لیکچر کے مقابلے میں کردار کی پختگی کو بہتر طور پر سمجھتا ہے۔ لیکن یہ اثر بہت باریک بینی سے اور بتدریج کام کرتا ہے۔ یہ کبھی بھی ضمانت (Guarantee) نہیں ہوتا، بلکہ صرف ایک موقع ہوتا ہے۔

ایک استاد نے محسوس کیا کہ ان کا ایک طالب علم کلاس میں مسلسل نقل کرتا ہے۔ اسے سر عام شرمندہ کرنے کے بجائے، استاد نے دیانتداری کے بارے میں چھوٹی چھوٹی کہانیاں سننا شروع کر دیں۔ کہ کس طرح غیر محسوس دیانتداری بھی ہماری شخصیت کی تعمیر کرتی ہے۔ مہینوں بعد، اس طالب علم نے اعتراف کیا: "میں نے نقل کرنا اس لیے چھوڑ دیا کیونکہ میرے کانوں میں آپ کی آواز گونجتی رہتی تھی۔" جہاں سزا ناکام ہو گئی تھی، وہاں اثر انگیزی کام کر گئی۔

اللہ کی حکمت پر بھروسہ

جب ہم اپنے کردار یا حیثیت کی حدود کو تسلیم کر لیتے ہیں، تو ہم اپنی توانائی کو بے چینی سے ہٹا کر توکل کی طرف موڑ سکتے ہیں۔ نتائج کے چھپے پڑنے کے بجائے، ہماری توجہ اپنے عمل کے ذریعے مؤثر ہونے پر مرکوز ہو جاتی ہے۔ اسی کے ساتھ، ہم یہ مانتے ہوئے صدق دل سے دعا کرنا سیکھتے ہیں کہ ہدایت دینا صرف اللہ ہی کا کام ہے۔ انسانی کوشش اور مشیتِ الہی کے درمیان یہ توازن ہمیں مایوسی سے آزاد کرتا ہے اور ساتھ ہی ہمیں ذمہ دار بھی رکھتا ہے۔

ایک والد، جو اپنی بیٹی کے فیصلوں سے پریشان تھے، انہوں نے اس کی زندگی کے ہر پہلو دوست، مشاغل، یہاں تک کہ کیریئر کے فیصلوں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی۔ اس سے ان کا رشتہ تناؤ کا شکار ہو گیا۔ آخر کار، انہوں نے سچھے ہٹنے کا فیصلہ کیا اور اس کی آزادی کا احترام کرتے ہوئے صرف رہنمائی فراہم کرنے تک محدود رہے۔ حیرت انگیز طور پر، ان کے اس بھروسے نے ان کے بندھن کو مضبوط کر دیا، اور بیٹی نے خود کھل کر مشورہ لینا شروع کر دیا۔ کنٹرول چھوڑ کر وہ زیادہ مؤثر ہو گئے۔

بنیادی سبق

آپ اپنے بچوں یا شاگردوں کو زبردستی "بہتر انسان" نہیں بنا سکتے۔ آپ صرف اپنے اعمال، الفاظ اور دعاؤں کے ذریعے ان پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ باقی سب کچھ ان کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اور حتمی طور پر اللہ کے ہاتھ میں۔ اس حد کو پہچاننا آپ کے کردار کو کمزور نہیں بلکہ اسے خالص بناتا ہے۔ یہ اپنی بہترین کوشش کرنے میں آپ کا معاون ہوتا ہے، اس بوجھ کو اٹھانے بغیر، جو کبھی آپ کا تھا ہی نہیں۔

والدین اور اساتذہ کے لیے چند فکری سوالات

- حدود: کیا میں اپنے کردار کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار ہوں۔ یعنی اثر انداز ہونے کے بجائے کنٹرول کرنے کی کوشش تو نہیں کر رہا؟
- کردار: میں اپنے کردار کے کن پہلوؤں کو مضبوط بنا سکتا ہوں تاکہ میرا اثر زیادہ مستند (Authentic) ہو؟

- توکل: کیا مجھے یہ احساس رہتا ہے کہ کسی کو راہِ راست پر لانا اللہ کا فضل ہے، میرا کمال نہیں؟
- صبر: کیا نتائج میں ناکامی دیکھ کر میں ہمت ہار جاتا ہوں یا میرا توکل مزید بڑھ جاتا ہے؟
- عملی نمونہ: کیا آج میں اپنے بچے یا شاگرد کے سامنے اپنی کہی ہوئی باتوں کی ایک زندہ مثال بن سکا؟